بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم شنبہ

اجرت ایڈورٹائزمنٹ ... نمبر ۳۵

جلد ۳۴ | ۲۱ ماہ فتح ۱۳۲۵ ھش | ۲۶ محرم الحرام ۱۳۶۶ھ | ۲۱ دسمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۹۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ ماہ فتح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۹ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کسی قدر ضعف کی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

آج صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام سب محلوں میں وقار عمل منایا گیا۔ جس میں بازاروں اور سڑکوں کی صفائی کی گئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا بابرکت روحانی اجتماع

جلسے کے ایّام کیسے گزارے جائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے چند زریں ارشادات

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام اللہ تعالےٰ کے فضل سے بالکل قریب آگئے ہیں ایک دفعہ پھر اسلام اور احمدیت کی شمع کے پروانے جوق در جوق اس مقدس بستی میں جمع ہونگے۔ جو اس زمانہ میں اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا مرکز بنائی گئی ہے۔ دنیا پھر ایک دفعہ یاتیاک من کل فج عمیق۔ ویاتون من کل فج عمیق کا خدائی نوشتہ پورا ہوتے دیکھیگی۔ اور اس امر کا مشاہدہ کریگی۔ کہ جماعت احمدیہ شدید مخالفتوں اور نامساعد حالات کے باوجود اپنے بالغ نظر اور فتح نصیب امام (ایدہ اللہ تعالیٰ) کی زیر قیادت کس طرح معجزانہ طور پر ترقی کر رہی ہے۔

یہ مبارک اجتماع کوئی دنیوی اجتماع نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک خالص روحانی اجتماع ہے جبکہ مومنین اکناف عالم سے جمع ہو کر اسلام کی حفاظت و بقا کے لئے اپنے عہدوں کی تجدید اور اپنے ایمانوں کو تازہ کریں گے۔ جو احمدی احباب اپنے اپنے مقامات پر بصد ذوق و شوق دیار حبیب میں آنے کی تیاریوں میں معروف ہیں۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس ارادے اور عزم کو لے کر تشریف لائیں۔ کہ ان مبارک ایام میں اللہ تعالےٰ کے برکات و فیوض کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرینگے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ کے بیان فرمودہ چند زریں ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے ہر احمدی دوست کو یہ ارشادات ہر لمحہ پیش نظر رکھنے چاہئیں۔

(۱) "ہر وہ شخص جس کے لئے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان پہنچنا ممکن ہے۔ اگر یہاں آنے میں کوتاہی کرتا ہے۔ تو اس کا لازمی اثر اسکے ہمسایوں اور اسکی اولاد پر پڑے گا۔۔۔ پس ان ایام میں قادیان آنا کسی ایسے بہانہ یا عذر کی وجہ سے ترک کر دینا جسے توڑا جا سکتا ہو۔ یا جس کا علاج کیا جا سکتا ہو۔ صرف ایک حکم کی نافرمانی ہی نہیں بلکہ اپنی اولاد پر بھی ظلم ہے۔"

(۲) "مگر اس کے ساتھ یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان ایام میں بے احتیاطیاں دل کو زیادہ سخت کر دیا کرتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ اپنے مقدس مقامات کا احترام کرانا چاہتا ہے۔ اور ہر شخص جو ان مقامات کا احترام نہیں کرتا اس کی سرزنش کا مستحق ہوتا ہے۔"

(۳) جس طرح قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آنا برکات کا موجب ہوتا ہے۔ اسی طرح یہاں آنا اور پھر اپنے اوقات کا حرج کرنا اور انہیں علمی باتوں کے سننے میں صرف کرنے یا مقدس مقامات کی زیارت کرنے کی بجائے رائیگاں کھو دینا دل پر زنگ لگا دیتا ہے۔

(۴) دوستوں کو چاہیئے کہ جب وہ جلسے پر آئیں تو یہ اقرار کر کے آیا کریں۔ کہ ہم محض رسم پوری کرنے نہیں چلے۔ بلکہ ہم وہاں خدا کا ذکر کرینگے۔ جب جماعت میں بیٹھیں گے تب بھی اس کا ذکر کرینگے اور جب علیحدہ ہونگے تب بھی اس کا ذکر کرینگے۔

(۵) دوستوں کو چاہیئے کہ جب تک وہ جلسہ گاہ میں رہیں لیکچر سنیں۔ احمدیت کی تعلیم سے واقفیت پیدا کریں۔ قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے آگاہی حاصل کریں۔ اور جب جلسے سے فارغ ہوں تو نمازیں پڑھیں دعائیں کریں مقامات مقدسہ کی زیارت کریں۔ اور ان آدمیوں سے ملیں۔ جن سے مل کر ان کے ایمانوں کو تقویت حاصل ہو۔ مگر اپنے وقت کو ضائع نہ کریں۔ اور نہ کھیل کود اور لغو کاموں میں اسے رائیگاں جانے دیں۔

(۶) ہر شخص جو کسی غیر احمدی کو اپنے ساتھ لاتا ہے وہ اس کا نگران ہے۔ اور اس کا فرض ہے۔ کہ وہ یہ خیال رکھے کہ اس کا وقت صحیح طور پر خرچ ہو۔ اور مفید کاموں میں خرچ ہو۔ تا وہ یہاں سے جاتے وقت برکت اپنے ساتھ لے جائے۔

(۷) اگر کوئی شخص کسی غیر احمدی کو اپنے ساتھ لاتا ہے۔ اور پھر اسے چھوڑ دیتا ہے اور وہ ایسے مقامات پر جاتا یا ایسی صحبت میں بیٹھتا ہے۔ جہاں وہ بُرے اثرات سے متاثر ہو جاتا ہے۔ تو یہ تو وہی مثال ہوگی۔

یکے نقصان مایہ و دیگر شماتت ہمسایہ

اس نے روپیہ بھی اسے ضائع کیا۔ اور پھر اپنے لئے ایک خار اور کانٹا بھی پیدا کر لیا۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۳۷ء۔ الفضل ۱۸ دسمبر ۳۷ء)

(۸) قوم کبھی خلوت میں تباہ نہیں ہوتی ہمیشہ جلوت میں تباہ ہوتی ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کسی جلسہ یا مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو کم سے کم ستر بار استغفار پڑھتے۔ اب ہمارا جلسہ سالانہ آنے والا ہے۔۔۔ یہ موقعہ بہت دعاؤں اور بہت گریہ و زاری کا ہے

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

مجلس علم و عرفان

قادیان ۱۹ ماہ فتح۔ بٹالہ کے ایک گیانی صاحب نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے آئے تھے۔ ملاقات کرکے بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ حضور نے انہیں خطاب کرتے ہوئے نہایت لطیف عقلی دلائل کے ساتھ یہ سمجھانے کی کوشش کی۔ کہ ہر قوم میں انبیاء آتے رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی ہمیشہ آتے رہیں گے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام بھی ان رسولوں میں سے ایک برگزیدہ رسول تھے جنہیں خدا تعالےٰ لوگوں کی راہنمائی کے لئے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہا ہے۔ حضور کی تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

فرمایا:۔ محبت صرف خدمت لینے کے نتیجہ میں پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ خدمت کرنے کے نتیجہ میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ ماں باپ کی محبت اسی قسم کی ہے۔ کہ وہ خدمت کرنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت بھی ایسی ہی ہے۔ وہ جس قدر احسانات نازل کرتا ہے اتنی ہی زیادہ اس کی محبت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ جس قدر زیادہ نوازشات کرتا ہے۔ اتنے ہی زیادہ قرب کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ ماں باپ کو ہم دیکھتے ہیں کہ ہر قسم کی مشکلات برداشت کرتے ہوئے بچے کی خدمت کرتے ہیں۔ اس کے دکھ اور درد میں وہ شریک ہوتے ہیں۔ اسکی بیماری میں ان کی نیند حرام ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود ان کی محبت میں کمی نہیں آتی۔ بلکہ بڑھتی جاتی ہے۔ جب ماں باپ کا یہ حال ہے کہ خدمات کے نتیجہ میں اولاد سے ان کی محبت بڑھتی جاتی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ جو انسان پر ان گنت احسانات کرنیوالا ہے۔ اس کی محبت بندوں کے لئے کیوں نہ بڑھتی ہوگی۔ اور اپنی مخلوق کے دکھ میں شریک ہونے کے لئے وہ کیوں بے تاب نہ ہوتا ہوگا۔ اور اسکی بیماری اور مشکلات کے علاج کے لئے کیوں کوشاں نہ ہوگا۔ وہ ماں باپ سے زیادہ اپنی مخلوق کے لئے بے تاب رہتا ہے۔ کیونکہ اس کے احسانات ماں باپ سے کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔ اور اسکی محبت بھی ان سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ ان لاتعداد احسانوں اور محبت کی موجودگی میں یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہر دکھ کا ازالہ کیا ہے۔ اور ہر بیماری کا معالجہ تو کیا ہے۔ لیکن روحانی بیماری کا کوئی علاج نہیں کیا۔ لامحالہ ہمیں تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ ضرور اس نے اس کے لئے بھی انتظام کیا ہے۔ اور مخلوق کی راہنمائی کے لئے ضرور انتظام کیا ہے۔ چنانچہ جب ہم مختلف ممالک اور مختلف قوموں کے حالات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں انبیاء آئے۔ چنانچہ قرآن کریم بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ و ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ کہ ہر قوم اور ملک میں اللہ تعالیٰ کا رسول آیا۔ لیکن اس کے برعکس دیگر مذاہب میں یہ غلطی پیدا ہو گئی ہے اور بدقسمتی سے وہ یہ سمجھنے لگ گئے ہیں۔ کہ انہیں اب رسول کی ضرورت نہیں۔ یہود نے یہ سمجھ لیا۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد۔ عیسائیوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد مسلمانوں نے یہ عقیدہ بنا لیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور نبی کی ضرورت نہیں۔ حالانکہ یہی وہ سب سے بڑی خرابی ہے۔ جس کی وجہ سے قومیں اللہ تعالےٰ کی اس رحمت سے محروم رہ گئی ہیں۔ اور یہی سب سے بڑا نقص ہے۔ انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایک دفعہ ہی رحمت کی۔ اب دوبارہ نہیں کر سکتا۔

حالانکہ جس طرح موسیٰ کے زمانہ کے لوگ عیسیٰ کے زمانہ کے لوگ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے لوگ اللہ تعالےٰ کو پیارے تھے۔ آج بھی ویسے ہی پیارے ہیں۔ جس طرح ان کی ہدایت کا اسے فکر تھا۔ آج بھی ہے۔ بلکہ یہ کہنا بجا ہے۔ کہ اس زمانہ کی نسبت آج اس ہدایت کی زیادہ ضرورت ہے۔ آج رہنمائی کی ضرورت زیادہ ہے۔ کیونکہ آج جس قدر گمراہی و ضلالت دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اس کی مثال نہیں ملتی۔ آج جس قدر لوگ اللہ تعالےٰ سے گمراہ ہو چکے ہیں۔ اسکی نظیر کسی اور زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ پس ضرور ہے۔ کہ آج بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کا اظہار ہو۔ اور اس کا احسان اور فیض لوگوں پر نازل ہو۔ چنانچہ اس نے اپنا ایک فرستادہ بھیجدیا ہے۔ اور اپنی رحمت کی بارش نازل کر دی ہے۔ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں رشد و ہدایت کا دریا بہہ رہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ لوگ اس سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ خوش قسمت وہ ہے۔ جو اس دریا سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اور اپنی خشک کھیتی کو سیراب کرکے اسے تروتازہ کرتا ہے۔

انبیاء کے نہ ماننے میں لوگوں کو ایک غلطی یہ لگتی ہے۔ کہ وہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ کہ یہ آدمی بہت معمولی ہے۔ اسے کوئی دنیاوی وجاہت و عظمت حاصل نہیں ہے۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ کی سنت ہمیشہ سے ہی یہی چلی آئی ہے۔ کہ وہ معمولی معمولی انسانوں کو نوازتا ہے۔ اور انہیں لوگوں کی ہدایت کے لئے کھڑا کرتا ہے۔ اگر کسی بادشاہ کو وہ نبی بنا کر بھیجے تو ہو سکتا ہے وہ سمجھنے لگ جائے کہ مجھے خدا نے بڑا نہیں بنایا۔ بلکہ میری وجہ سے خدا بڑا بنا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ایک معمولی آدمی تھے۔ بے شک وہ دنیاوی وجاہت نہ رکھتے تھے۔ لیکن آج لاکھوں ان کے نام لیوا ہیں۔ اور اپنا سب کچھ ان کے لائے ہوئے پیغام کی اشاعت کے لئے نچھاور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور آپ کی عزت و ناموس کی خاطر اپنی جانوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے بعد حضور نے دو دوستوں سے بیعت لی۔ (منیر احمد وینس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہڑتال ہمارے اصول کے خلاف ہے

پریذیڈنٹ صاحب بورڈ ٹیچرز یونین ضلع شیخوپورہ اپنی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں احمدی اساتذہ کو ہڑتال میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمانے کے لئے لکھتے ہیں:۔

عالیجاہا۔ ضلع شیخوپورہ کے وہ مدرسین جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے حکم کے منتظر ہیں۔ کہ انہیں ہڑتال میں شمولیت کی اجازت فرمائی جائے۔ میں بحیثیت صدر یونین ضلع شیخوپورہ جناب سے التماس کرتا ہوں۔ کہ مہربانی فرما کر جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے مدرسین کو ہڑتال میں شمولیت کی اجازت فرمائی جائے۔ تاکہ مدرسین کے باہمی اتحاد و اتفاق سے مطالبات کو تسلیم کرنے میں آسانی ہو جائے۔ مزید برآں آپ سے امید کی جاتی ہے۔ کہ حضور گورنمنٹ پنجاب پر زور دیں گے۔ تاکہ بھوکے مدرسین فاقہ کشی کی لعنت سے بچ جائیں۔ مہربانی فرما کر اپنے احکام عالیہ سے جلد مطلع فرمائیں۔ (لال دین پریذیڈنٹ بورڈ ٹیچرز یونین ضلع شیخوپورہ)

جواب از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ

"کسی قسم کی ہڑتال کرنا ہمارے اصول کے خلاف ہے۔ ہماری شریعت نے ہر امر کے لئے اصول مقرر کئے ہیں۔ ان پر عمل کرکے ہر مشکل دور ہو سکتی ہے۔ اگر ہم دوسروں کے اصول پر چلیں۔ تو ہماری روح عمل ماری جائیگی۔ اور اسلام کا نصب العین اوجھل ہو جائیگا۔"

ولادت } میر فضلدین صاحب وارنٹ آفیسر محلہ میانہ پورہ سیالکوٹ کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکی پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں چند استفسار اور انکے جواب

(۱)

مکرم محمد مسعود علی صاحب نے حیدرآباد دکن سے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں چند استفسارات ارسال کئے ہیں۔ جن کو ذیل میں حضور اقدس کے جواب کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

آپ کے مرید سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن مختلف اصحاب مثلاً جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مدیر اخبار "اہلحدیث" اور جناب مولانا محمد علی صاحب ایم اے صدر احمدیہ انجمن لاہور وغیرہ کو جو انعامی چیلنج دے رہے ہیں۔ ان کے متعلق مندرجہ ذیل چند امور دریافت طلب ہیں۔ ازراہ کرم جناب بعجلت ممکنہ ان کا جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔ تاکیداً گذارش ہے

سوالات	جواب از حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ
(۱) کیا سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب یہ انعامی چیلنج جناب کے حکم کی تعمیل میں دے رہے ہیں؟	نہیں
(۲) اگر نمبر ۱ کا جواب نفی میں ہے۔ تو بتائیں کہ انہوں نے یہ انعامی چیلنج دینے کی اجازت جناب سے باقاعدہ حاصل کرلی ہے؟	ہاں
(۳) اگر نمبر ۲ کا جواب نفی میں ہے تو پھر بتائیں کہ آپ ان کے انعامی چیلنجوں کو شرعی۔ اخلاقی اور قانونی حیثیت سے جائز سمجھتے اور پسند کرتے ہیں؟	جب مولوی صاحب بار بار مقابلہ کا چیلنج دے رہے ہیں تو انہیں چیلنج دینا بھی جائز ہے
(۴) نمبر ۳ کا جواب نفی میں ہے۔ تو پھر بتائیں۔ کہ آپ نے سیٹھ صاحب کو اس سے کیوں منع نہیں کیا۔ اگر وہ جناب کے منع کرنے کے باوجود نہیں رکے۔ تو پھر آپ سیٹھ صاحب موصوف اور اپنے اخبار "الفضل" کے خلاف (جس میں کہ سیٹھ صاحب کے اعلانات شائع ہو رہے ہیں) تادیبی کارروائی کیوں نہیں کرتے؟	اس کا جواب اوپر آچکا ہے

سیٹھ صاحب چونکہ اس بارہ میں اب تک خاموش ہیں۔ اس لئے آپ سے رجوع کیا ہے۔ یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ میرا تعلق قادیانی۔ لاہوری۔ یا اہلحدیث جماعت میں سے کسی جماعت کے ساتھ نہیں ہے۔

(محمد مسعود علی حیدرآباد دکن)

(۲)

مکرم محمد انعام الحق صاحب حیدرآباد دکن نے ایک احمدی دوست کی خدمت میں ایک استفسار لکھ کر خواہش کی ہے۔ کہ اس کا جواب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا لکھا ہوا ارسال کیا جائے۔ چنانچہ اس کا جواب ان کی خدمت میں بھیجا جا چکا ہے۔ افادۂ عام کے لئے خط اور اس کا جواب شائع کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:۔

مکرمی و محترمی ...... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے امیر جماعت حضرت مولانا محمد علی صاحب ایم۔اے ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۲ اگست ۱۹۴۶ء کے "پیغام صلح" کے پرچے میں جناب خلیفہ صاحب قادیان کو ایک دعوتِ مباحثہ و مباہلہ دی تھی۔ میں نے اخبار کا یہ پرچہ اسی زمانہ میں سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی خدمت میں ارسال کیا۔ اور آپ کو بھی اس کی اطلاع دی۔ دونوں سے درخواست کی۔ آپ جناب خلیفہ صاحب کو اس کا جواب لکھنے پر آمادہ کریں۔ بعد میں یہی دعوت نامہ بصورت اشتہار بھی طبع ہوگیا۔ یہ اشتہار آپ کو قبل ازیں ارسال کر چکا ہوں۔ اور دوبارہ اس کی ایک کاپی لف ہذا ہے۔ جناب خلیفہ قادیان نے اس دعوت کا حضرت مولانا کو کوئی جواب نہ دیا۔ البتہ میرے اور آپ کے خطوط کے جواب میں اپنے پرائیویٹ سیکرٹری سے لکھوایا کہ:۔

"وہ حوالہ تو میرا لکھیں۔ کہ جس میں میں نے یہ لکھا ہو۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ نے عقیدہ نبوت تبدیل کیا۔ میں نے جو کچھ کہا۔ وہ یہ ہے۔ کہ تعریف نبوت میں تبدیلی کی"

اس پر ایک چھوڑ چار حوالے اخبار "پیغام صلح" میں پیش کر دیئے گئے۔ "پیغام صلح" کا یہ پرچہ بہت دن ہوئے میں نے آپ کو پہنچا دیا تھا۔ اور غالباً اپنے وعدہ کے مطابق اسے جناب خلیفہ صاحب کو بھیج بھی چکے ہوں گے۔ اب میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ کہ خلیفہ صاحب کا اس بارہ میں کیا جواب اور کیا پوزیشن ہے۔؟

اگر جناب خلیفہ صاحب نے اس کے متعلق کچھ خط یا اخبار کے ذریعہ لکھا ہو۔ تو ازراہِ کرم اس سے اپنی اولین فرصت میں مطلع فرمائیں (واضح رہے کہ میں جناب خلیفہ صاحب کا اپنا جواب چاہتا ہوں۔ ان کے کسی اخبار۔ مبلغ یا مصاحب کا جواب مجھے مطلوب نہیں ہے)

اگر اب تک جناب خلیفہ صاحب نے کوئی جواب نہ دیا ہو۔ تو انہیں ارجنٹ تار کے ذریعہ توجہ دلائیں۔ امید آپ کو اس معاملہ کی اہمیت کا پورا احساس ہوگا۔ والسلام

نیازکیش محمد انعام الحق

جواب از حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ

"کیا میرا کام صرف حوالے نکالنا ہے۔ جو چیز چھپ چکی ہے۔ اس کا جواب دینا جماعت کا کام ہے۔ ۱۵ مارچ ۱۹۱۵ء میں اس اعتراض کا جواب دیا جا چکا ہے۔ اس کا ص ۹ ص ۱۰ دیکھیں۔ مگر وہ اشتہار تو ملنا مشکل ہوگا۔ الفضل ص ۱۸ جلد ۲۹ عدد ۱۸۴ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۴۱ء اس میں صاف لکھا گیا ہے۔ کہ عقیدہ سے مراد تعریف نبوت کے بارہ میں عقیدہ ہے نہ کہ اپنے اندر پائی جانے والی نبوت کے متعلق کوئی عقیدہ۔

یہ مضمون ہزاروں کی تعداد میں الگ بھی شائع کیا گیا تھا۔ لیکن آپ پھر بھی پیغامی کے اعتراض پر گھبرا گئے۔ اپنی تحریرات کو یاد رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ غرض ان تفصیلات سے پہلے تک مولوی صاحب کا یہ اعتراض غلط فہمی کہلا سکتا تھا۔ اس کے بعد غلط فہمی نہیں جھوٹ ہے"

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے متعلق ضروری گذارش

رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جاری کردہ ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا رسالہ تشحیذ الاذہان بھی حضور نے اسی کے ساتھ شامل فرما دیا ہوا ہے۔ وہ احمدی احباب کی توجہ کا محتاج ہے۔ احباب جہاں جلسہ سالانہ پر اور کئی کار خیر سرانجام دیں گے وہاں اپنے محبوب رسالہ ریویو آف ریلیجنز کو بھی یاد رکھیں۔ یہ رسالہ اسلام اور احمدیت کا علمبردار ہے۔ اور اپنے ٹھوس علمی اور سنجیدہ مضامین کے باعث اسلام و احمدیت کی ترقی کا باعث ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضات کا علمی رنگ میں رد لکھتا ہے۔ اور اسی وجہ سے یقیناً حصارِ اسلام ہے۔ رسالہ "ریویو" اردو ماہ نومبر میں ایک نہایت علمی مضمون مسئلہ جہاد پر شائع ہوا ہے۔ جس میں مولوی مودودی صاحب کے نظریۂ جہاد پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ اور ماہ دسمبر کے پرچہ میں ایک نہایت قیمتی مقالہ "الامام المہدی" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ جس میں سرسید۔ ڈاکٹر اقبال اور مولوی مودودی صاحب کے تصورات مہدی پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ اور ماہ جنوری ۱۹۴۷ء کے رسالہ میں مولانا جلال الدین صاحب شمس سید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ دمشق اور مولانا محمد صادق صاحب مبلغ سماٹرا کے بڑے فاضلانہ مضامین یورپ۔ بلاد عربیہ اور سماٹرا میں تبلیغ اسلام و احمدیت پر درج ہیں۔ یہ رسالہ جلسہ سالانہ پر شائع ہو جائیگا۔ احباب دفتر میں تشریف لا کر لے سکیں گے۔ قیمت رسالہ ریویو آف ریلیجنز۔ اردو تین روپیہ سالانہ ہے۔ اور انگریزی چار روپیہ سالانہ۔ جلسہ کے ایام میں رسالہ کا دفتر ۲۴ گھنٹہ کے لئے کھلا رہے گا۔ خریدار اصحاب حساب فہمی کے لئے دفتر میں ضرور تشریف لا کر ممنون فرمادیں۔

منیجر رسالہ ریویو اردو و انگریزی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا اچھوت ہندو ہیں؟

انٹریم گورنمنٹ کے اچھوت ممبر مسٹر جگ جیون رام نے اپنے ایک لیکچر میں جو کہ انہوں نے دہلی میں دیا ہے۔ بڑے زور سے یہ الفاظ کہے ہیں کہ:

"اچھوت ہندو ہیں اور ہندو رہیں گے"

لیکن ان کا یہ دعوےٰ واقعات کے بالکل خلاف ہے۔ ہندو نہ تو اچھوتوں کو ہندو سمجھتے ہیں اور نہ سمجھ سکتے ہیں۔ ہندو ازم اس ضابطہ اور مجموعہ کا نام ہے جسے وید کہا جاتا ہے۔ اور اس مجموعہ میں اچھوتوں کو ہندو ماننے کی کوئی گنجائش نہیں۔ مسٹر جگ جیون رام کا یہ دعویٰ اپنے آپ کے ساتھ ہی دوسروں کو بھی غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش ہے۔ جیسا کہ ذیل میں ویدوں کے حوالہ جات سے ثابت کیا جائے گا کہ اچھوتوں کا ہندوؤں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ سب سے پہلے جب ہم ویدوں پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ویدوں نے بھی اچھوتوں کو ہندوؤں میں شمار نہیں کیا۔

وید اور اچھوت

جب ہم وید کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں ان میں ایک منتر بھی ایسا نہیں ملتا کہ جس میں واضح طور پر پرماتما نے اس بات کی اجازت دی ہو کہ برہمنوں کی طرح شودروں کو بھی وید پڑھنے کا حق ہے۔ ہاں اس کے خلاف۔ ویدوں میں بعض ایسے منتر ملتے ہیں کہ جن سے یہ استدلال کیا جاسکتا ہے کہ شودر کو وید پڑھنے کا ادھیکار حاصل نہیں ہے جیسا کہ اتھروید میں لکھا ہے کہ "پرماتما ہر ایک انسان کو یہ اپدیش کرتے ہیں کہ ہر ایک دوج یعنی برہمن کھشتری۔ ویش یہ کہے کہ میں نے اس وید ماتا کی تعریف کی ہے جو کہ دوجوں کو پاک اور پوتر کرنے والی ہے۔ یہ وید ماتا ہم کو برہم تیج کی طرف لے جائے"۔ وید کا یہ منتر واضح الفاظ میں یہ فرما رہا ہے کہ ویدوں کے منتر صرف دوجوں یعنی برہمن کھشتری اور ویش کو ہی پوتر اور پاک کرسکتے ہیں۔ شودروں کو نہیں۔ اگر وید کے پوتر منتر شودروں کو بھی پاک کرسکتے تو یقیناً یہ منتر اس بات کی بھی آگیا دیتے کہ میرے پڑھنے سے شودر بھی پوتر اور پاک ہوسکتا ہے لیکن وید نے صرف دوجوں کو ہی پوتر کرنے کا اپدیش کیا ہے۔ شودر چاہے کتنا بھی وید کا پاٹھ کرے وید پڑھے وید ہرگز اس کو پوتر نہیں کرسکتا۔

"پیدا ہوئے"

اس وید منتر پر جب ہم وچار کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وید نے انسانوں کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے اور پھر ہر ایک کی پیدائش بھی علیحدہ علیحدہ بتلائی ہے۔ برہمن پرماتما کے منہ سے پیدا ہوئے۔ اس لئے وہ سب سے افضل ہیں۔ اور اس سے کم کھشتری اور اس سے کم ویش۔ اور پھر ان سے نیچے شودر جو کہ پرماتما کے پاؤں سے پیدا ہوئے۔ گویا جس طرح پاؤں منہ نہیں بن سکتا اور نہ منہ پاؤں بن سکتا ہے

حلف کے متعلق مولوی محمد علی صاحب سے ایک اہم استفسار

کیا اب شرعی سند مل گئی ہے؟

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب عرصہ دراز سے مطالبہ کررہے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب ان کے مطلوبہ الفاظ میں حلف اٹھائیں اور پچیس ہزار روپیہ انعام حاصل کرلیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے آج تک اس حلف کے لئے آمادگی ظاہر نہیں کی۔ بلکہ اسے خلاف شرع قرار دے کر کہتے رہے کہ:

"سیٹھ صاحب نے جو خدا سے فیصلہ لینے کا طریق ظاہر کیا ہے کیا اس کی کوئی سند خدا کے کلام میں یا اس کے رسول کی حدیث میں ہے"؟ (پیغام صلح ۱۴ اپریل ۱۹۴۲ء)

لیکن اب اچانک مولوی صاحب اس پر آمادگی کا اظہار کرنے لگ پڑے ہیں۔ شیخ انعام الحق صاحب لکھتے ہیں:-

"حضرت مولانا محمد علی صاحب میری درخواست پر حلف کے لئے تیار ہوگئے ہیں"۔ (پیغام صلح ۱۴ دسمبر ۱۹۴۶ء)

اب قابل حل معمہ یہ ہے کہ آیا اب جناب مولوی محمد علی صاحب کو اس طریق فیصلہ کے لئے "کوئی سند خدا کے کلام میں یا اس کے رسول کی حدیث میں مل گئی ہے؟" اگر تو ایسی سند مل گئی ہے۔ تو مولوی صاحب کا اولین فرض ہے کہ اس کا فوراً اعلان فرمائیں۔ اور اگر سند نہیں ملی۔ اور مولوی محمد علی صاحب محض انعام الحق صاحب کی "درخواست" یا انعام کی رقم خطیر کی وجہ سے آمادگی کا اظہار کرتے ہیں تو پھر ہر غیر مبایع دوست کو غور کرنا چاہیئے کہ کیا یہ دیانت داری ہے؟

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

یجر وید کی رائے

پھر ہم یجر وید کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس میں بھی پرماتما نے کئی ایسے منتر بیان فرمائے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وید کے نزدیک بھی اچھوت اس قابل نہیں کہ وہ برہمن کی طرح وید کا پاٹھ کرسکیں۔ یا وید اور شاستر پڑھ کر برہمن بن سکیں۔ اس بارے میں وید اپدیش کرتا ہے کہ "برہمن اس پرماتما کے منہ سے پیدا ہوئے۔ اور کھشتری اس کے بازوؤں سے پیدا ہوئے۔ اور ویش کی اس کی رانوں سے پیدا ہوئے۔ اور شودر اس کے پاؤں سے

اسی طرح نہ برہمن شودر بن سکتا ہے اور نہ ہی شودر برہمن۔ وید کا یہ ایک منتر ہے کہ جس نے اچھوتوں کو نیچے قرار دیا ہے۔ اور پھر اس وید منتر کی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے اعلےٰ ذات کے ہندوؤں نے اچھوتوں کو مذہبی اور مجلسی اور قومی حقوق سے محروم کردیا ہوا ہے۔ اگر وید میں یہ منتر نہ ہوتا تو آج اچھوتوں کے ساتھ دھرم کے نام پر جو تیار چار (ظلم) ہوتا ہے وہ نہ ہوتا۔ لیکن شاستروں اور دھرم گرنتھوں نے اس منتر کی بنا پر ہی اچھوتوں کو مخلوق میں سے ذلیل ترین کہا جاتا ہے جس طرح انسانی جسم میں پاؤں سب سے نیچے ہے۔ اسی طرح ورن کے لحاظ سے شودر تمام ورنوں سے گرا ہوا اور ناپاک ہے

رگ وید کی رائے

(۱) "تم مالدار شودر کو بوجے کی سلاخ سے مارو" (۲) "نیچے شودر کو اندھیرے میں رہنے دو" (۳) "نیچ کو مار کر آریہ (اعلیٰ اقوام) لوگوں کی حفاظت کرو" (رگوید ۴/۳۲/۱) (۴) رگوید ۵/۱۲/۴ "نیچ آریوں (اعلیٰ ذات) کے سامنے زمین پر بیٹھے" (۵) "جہاں تک ہوسکے آریہ لوگ شودروں کو اپنے قبضہ میں رکھیں" ۵/۳۴/۴ (۶) "شودر کا سر کبھی اونچا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ اس کو چاہیئے کہ وہ سر نیچا کرکے چلے" (۷) مار کر اور قتل کرکے شودروں کا نام و نشان مٹانا چاہیئے"۔

وید کے یہ منتر جو اوپر درج کئے گئے ہیں۔ بتا رہے ہیں کہ وید کی تعلیم شودروں اور اچھوتوں کے متعلق کیا ہے۔ وید نے صاف لفظوں میں اس بات کی تعلیم دی ہے کہ شودروں کو مار دو۔ ان کو قتل کردو۔ ان کا روپیہ چھین لو ان کو ترقی مت کرنے دو۔ اور اگر کوئی شودر اس کی خلاف ورزی کرتا ہے تو پھر وہ اس قابل ہے کہ ہندو دھرم کے مطابق موت کے گھاٹ اتارا جائے۔

وید کے یہ منتر بتلا رہے ہیں کہ پرماتما کے نزدیک اچھوت انسانوں میں سب سے گری ہوئی مخلوق ہے۔ تبھی ان کے بارے میں اونچی ذات والے ہندوؤں کو یہ حکم دیا کہ ان کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے۔

پس جب وید کا اچھوتوں کے بارے میں یہ حکم ہے تو پھر کس طرح جگ جیون رام جی مہاراج یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم ہندو ہیں۔ اگر اچھوت ہندو ہوتے اور ان کو وہی حقوق حاصل ہوتے جو کہ وید نے دوجوں (برہمن کھشتری۔ ویش) کو دیئے ہیں۔ تو پھر ہرگز وید یہ اجازت نہ دیتے کہ اچھوتوں کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے۔ وید کا اچھوتوں کے متعلق اس طرح کی تعلیم دینا یہ ثابت کرتا ہے کہ وید کے نزدیک اچھوت ہندو نہیں ہیں۔ اور جو کوئی ان کو ہندو بتاتا ہے وہ وید کے خلاف آواز بلند کرتا ہے۔

شاستر اور اچھوت

پھر جب ہم دھرم شاستروں کا مطالعہ کرتے ہیں تو ان میں بھی یہی تعلیم ہے کہ اچھوت ہندو نہیں بلکہ وہ نیچ ہیں۔ اور جو کوئی اعلےٰ ذات کا ہندو ان سے ملتا ہے وہ وید کی تعلیم کے خلاف عمل کرنے سے پاپی ہے

شودر کو ہرگز وید پڑھنے کا حق نہیں ہے۔ اور اگر کوئی اچھوت بھول کر وید پڑھے تو وہ مجرم ہے۔ اور ہندو دھرم کی رو سے وہ اس قابل ہے کہ اس کو سخت سے سخت سزا دی جائے۔

سوامی شنکر آچاریہ کی رائے

ہندو دھرم کے مشہور نہایت ہی سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج لکھتے ہیں۔ کہ اگر کوئی شودر وید کو سن لے۔ تو اس کے کان میں سکہ اور لاکھ پگھلا کر ڈال دینی چاہیئے اور اگر شودر وید کو پڑھے۔ تو اس کی زبان کاٹ دینی چاہیئے۔

سوامی شنکر آچاریہ جی مہاراج کا یہ قول بتا رہا ہے۔ کہ اچھوت ہندو نہیں اگر اچھوت بھی ہندو ہوتے۔ تو وہ کبھی نہ فرماتے۔ کہ اچھوتوں کو وید پڑھنے کا حق نہیں۔ اور اگر اچھوت وید پڑھے تو زبان کاٹ دو۔ اور اگر وید سن لے۔ تو کان میں سکہ ڈال دو۔ اور اگر وہ وید یاد کرے تو اس کو مار دو۔ اور اگر وہ وید کو چھوے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو سوامی شنکر آچاریہ کی یہ تعلیم دوسروں کے لئے نہیں بلکہ آپ نے یہ حکم صرف اچھوتوں کے لئے ہی دیا ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ ہندو نہیں۔ شودر ہندو کو وید پڑھنے کا حق ہے۔ پس سوامی جی کے نزدیک بھی اچھوت ہندو نہیں اور نہ وہ ہندوؤں کا انگ کہلا سکتے ہیں۔

مہرشی گوتم کی رائے

مہرشی گوتم جی مہاراج اپنے دھرم سوتر میں لکھتے ہیں۔ کہ شودر اگر وید کو سُنے۔ تو اس کے کانوں میں رانگا اور لاکھ بھر دینی چاہیئے۔ اور اگر وید منتر کا پاٹھ کرے تو اس کی زبان کٹوا دینی چاہیئے۔ اور اگر یاد کرے تو اس کو مروا دینا چاہیئے۔ اور اگر ہاتھ سے چھوئے تو اس کا ہاتھ کٹوا دیا جائے۔ کیونکہ وہ شودر ہے۔ اور شودر کو یہ ادھیکار نہیں ہے کہ وہ وید کی پوتر بانی کا پاٹھ کر سکے یا اس کو یاد کر سکے یا اس کو چھو سکے۔ مہرشی گوتم کا یہ حوالہ بتاتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک اچھوت ہندو نہیں۔ اگر یہ ہندو ہوتے تو وہ ہرگز ایسی تعلیم نہ دیتے کہ اچھوتوں کے ساتھ ایسا ظلم اور ایسا جبر صرف اس لئے کیا جائے۔ کہ وہ پرماتما کے گیان کا پاٹھ کرتے ہیں یا اس کو یاد کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی عاقبت درست ہو۔ مہرشی گوتم کا صرف اچھوتوں کو پڑھنے سے روکنا اور باقی تمام ہندوؤں کو اس کی اجازت دینا بتاتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی اچھوت ہندو نہیں۔

"مہاراجہ رام چندر اور اچھوت"

پھر جب ہم تاریخی طور پر ہندو دھرم پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ رام چندر کے وقت جو کہ رام راجیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اور جس کو ہندو سماج پھر سے بھارت میں قائم کرنے کا یقین کر رہی ہے۔ ایک اچھوت جو کہ تپ کیا جا وہ یا بیان کر رہا تھا۔ رام چندر جی مہاراج نے اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیا۔ چنانچہ راماین میں آتا ہے۔ کہ مہاراجہ رام چندر جی مہاراج اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ایک برہمن اپنے چھوٹے بچے کو اٹھا کر دربار میں آکر رونے لگا۔ اور کہنے لگا۔ کہ میرا بچہ مر گیا ہے۔ جو کہ پاپ کی وجہ سے مرا ہے۔ اور وہ پاپ راجہ کا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ میں نے سمادھی کے ذریعہ سے معلوم کر لیا ہے۔ کہ یہ نہ اپنے کسی پاپ کی وجہ سے مرا ہے۔ اور نہ اپنی ماں کے کسی پاپ کی وجہ اور نہ ہی میرے کسی پاپ کی وجہ سے اور نہ اپنے پچھلے اعمال کی وجہ سے اس کی موت ہوئی ہے۔ بلکہ اس کی موت محض راجہ کے پاپ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اس لئے میں اس لڑکے کو اٹھا کر آپ کے دربار میں لے آیا ہوں۔ تاکہ یہ معلوم کروں۔ کہ آپ کے دربار میں کونسا ایسا پاپ ہوا ہے جس کی وجہ سے میرا بچہ باپ کی موجودگی میں مر گیا۔ تب مہاراجہ رام چندر نے اپنے وزیروں سے مشورہ کیا۔ اور تلوار لیکر دکھن کی طرف چلے گئے۔ بہت پھرنے کے بعد انہوں نے دیکھا۔ کہ ایک آدمی الٹا لٹکا عبادت کر رہا ہے۔ مہاراجہ رام چندر اس کے پاس گئے اور اس کو پوچھا۔ تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا کہ مہاراج میں شودر ہوں۔ اور پرماتما کی عبادت کر رہا ہوں تاکہ پرماتما کے درشن کر سکوں۔ یہ الفاظ سن کر فوراً ان رام نے اپنی تلوار میان سے نکالی اور کہا۔ رام کے داہیں ہاتھ برہمن کے مرے ہوئے

[illegible]

اسلامیان ہند کیلئے لمحۂ فکریہ!

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقتِ خواب ہے

اس وقت مسلمانان ہند ایک نہایت ہی نازک دور میں سے گذر رہے ہیں۔ ان کے لئے سنجیدگی سے تمام حالات پر غور کرنا نہایت ضروری ہے۔ کہ اس سے مستقبل میں اسلام کا مفاد وابستہ ہے۔ اس وقت کی ذرا سی غلطی۔ تھوڑی سی لغزش اور ادنیٰ سی غفلت پوری مسلمان قوم کے مستقبل کو خطرہ میں ڈال سکتی ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کام زیادہ۔ اس وقت ہم صرف ایک ہی امر کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے مفاد کو سب سے زیادہ نقصان ان کے افتراق اور تشتت کے باعث پہنچا ہے کیا اس مالی وجانی نقصان کے پیش نظر جو ان کو بمبئی۔ کلکتہ۔ نواکھالی۔ الہ آباد اور بہار وغیرہ۔ پہنچا ہے۔ ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ وہ سوچیں اور سمجھیں کہ اغیار کی نظر میں مسلمانوں کے سب فرقے ایک جیسے ہیں۔ بلکہ بہار کی خونیں داستان تو بتلاتی ہے۔ کہ کانگرسی اور قوم پرست مسلمان بھی ظالموں کی چیرہ دستیوں سے محفوظ نہ رہ سکے کیا آپ نے دستور ساز اسمبلی میں بہار کے وزیر اعظم مسٹر سنہا کا بیان نہیں پڑھا۔ وہ کس طمطراق سے کہتے ہیں کہ "بہار گورنمنٹ نے اپنے صوبہ کے لاکھوں مسلمانوں کی حفاظت کے لئے طاقت کے استعمال میں ذرا بھی تامل نہیں کیا میں دعوے کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ بہار گورنمنٹ اس میں فخر کے ساتھ اپنا سر بلند کر سکتی ہے۔ جب تک ۱۹۳۵ء کے آئین کے مطابق کام ہوتا رہے گا۔ میری گورنمنٹ مرکزی گورنمنٹ کی مداخلت ہرگز برداشت نہیں کرے گی" جس کا مطلب واضح طور پر یہ ہے کہ کانگرسی حکومت سے بہار کی خونیں داستان کے دہرائے جانے کی ہر وقت توقع رکھنی چاہیئے اور ان کی اکثریت کے صوبوں میں مسلمانوں سے آئندہ ایسا ہی سلوک ہوگا۔ اور جب تک ۱۹۳۵ء کا آئین جاری ہے۔ اگر وائسرائے اپنے خاص اختیارات استعمال کرنا چاہیں گے۔ تو مقامی حکومت اسے ہرگز ایسا نہیں کرنے دیگی۔ لیکن جب مرکز میں بھی ہندوستانیوں کی اپنی حکومت ہو جائے گی۔ پھر تو انہیں کوئی بھی پوچھنے والا نہ ہوگا۔

اس سے قبل وائسرائے کی کونسل کے ممبر حفاظت و امن مسٹر پٹیل کھلے بندوں یہ اعلان کر چکے ہیں۔ کہ مرکز میں کوئی حکومت نہیں۔ اس لئے لوگوں کو اپنی حفاظت کا آپ انتظام کرنا چاہیئے۔ مسٹر گاندھی تک بھی کہہ چکے ہیں کہ جو عدم تشدد پر یقین نہیں رکھتے۔ وہ تشدد پر کاربند ہو سکتے ہیں۔ ہمیں بمبئی سے ایک قابل اعتبار ذریعہ سے اطلاع ملی ہے کہ جن علاقوں کے متعلق حکومت بمبئی کی طرف سے اعلان ہوتا رہتا ہے۔ کہ وہ فساد زدہ ہیں۔ وہ خالصتہ ہندوؤں کے علاقے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ایک مسلمان کے متعلق اطلاع ملی۔ کہ بلوائیوں میں گھرا ہوا ہے۔ جب یہ دوست پولیس اور ٹرک لیکر وہاں پہنچ گئے۔ تو بلوائی جمع تھے۔ جب بالائی منزل سے انہیں نیچے لایا گیا۔ تو پولیس غائب تھی۔ لاری پر بھی حملہ ہوا۔ لیکن بچ گئے۔ ابھی راستہ میں تھے کہ پھر بلوائیوں نے آگے اور پیچھے دونوں طرف سے گھیر لیا۔ لیکن گورے سپاہی بروقت آپہنچے۔ اور ان کی جان بچ گئی لیکن جس پارسی دوست نے آکر یہ اطلاع دی تھی۔ بلوائیوں نے اسے محض اس بنا پر شدید زخمی کر دیا۔ کہ اس نے ایسی اطلاع کیوں دی

ہم پھر کہتے ہیں۔ کہ حالات ہر لمحہ نازک سے نازک تر ہو رہے ہیں مسلمان آنکھیں کھولیں۔ اور اتحاد وتنظیم کی برکت کو سمجھ کر اس کے ثمرات سے بہرہ ور ہوں۔ یہ آپس میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر الجھنے کا وقت نہیں۔

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے سیکرٹری بہار ریلیف کمیٹی)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ

کا خط

حکیم عبدالوہاب صاحب عمر کے نام

حکیم عبدالوہاب صاحب عمر طبی تعلیم کے لئے دہلی جانے لگے۔ تو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل سطور حکیم عبدالوہاب صاحب عمر کے نام رقم فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عزیزم مکرم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

طب آپ کا خاندانی پیشہ ہے۔ اور مجھے پسند ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ والسلام

مرزا محمود احمد

آپ اپنی تمام طبی ضروریات کیلئے دواخانہ نور الدینؓ کو لکھیں
مینیجر دواخانہ نور الدینؓ

دنیائے طب میں صدیوں سے مشہور و معروف خاندان یعنی

خاندان شریفی

کے مایہ ناز فرزند رئیس الحکماء عالیجناب حکیم احمد ذکریا خانصاحب بالقابہ نے

دواخانہ خدمتِ خلق کے تیار کردہ مرکبات

کو ملاحظہ فرمانے کے بعد جو سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے وہ دواخانہ مذکور کے حقیقی اور خالص ترین مفردات سے تیار شدہ مرکبات کے بے مثل اثر اور فائدے پر ایک مستند گواہ ہے۔ حکیم صاحب قبلہ کا مشہور و معروف خاندان جو شہنشاہ بابر کے وقت میں ہندوستان آیا۔ حکیم محمود اعظم صاحب مسیح الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب مرحوم دیگر باکمال حکماء کی بدولت دنیائے طب میں لازوال شہرت کا مالک ہے۔ اور حکیم صاحب موصوف اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھتے ہوئے فن طبابت میں ید طولے رکھتے ہیں۔

حکیم صاحب محترم تحریر فرماتے ہیں کہ دواخانہ خدمت خلق کی دوائیں میں نے دیکھیں اور چکھیں۔ یہاں کے مرکبات صرف صحیح اجزاء ہی سے مرکب نہیں بلکہ بہترین مفردات حاصل کر کے ترکیب دیئے جاتے ہیں

میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ ایسے بہترین اجزاء سے ترکیب دیئے ہوئے مرکبات شاید ہی کہیں اور سے دستیاب ہو سکیں۔ صاحب دواخانہ کی یہ خدمت واقعی خدمت خلق ہے۔

جو اصحاب یونانی مرکبات استعمال فرماتے ہیں۔ اگر ان کو وہ مرکب تیار شدہ دواخانہ خدمت خلق سے مل جائے تو وہ خود بنانے کی زحمت سے بچ سکتے ہیں۔ خداوند کریم صاحب دواخانہ کو بیش از بیش خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمارے دواخانہ کے مشہور مرکبات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر شباب	مردانہ طاقتوں کو بحال کرنے میں بے مثل ہے قیمت تیس خوراک سات روپے ۷	دوائی فضل الٰہی	اولاد نرینہ کے لئے مجرب ہے۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے ۱۶
زدجام عشق	مقوی اعصاب و مردانہ طاقت کیلئے بے نظیر ہے قیمت ساٹھ گولیاں بارہ روپے ۱۲	ہمدرد نسواں	اٹھرا کا لاثانی علاج۔ قیمت مکمل کورس بیس روپیہ۔ فی تولہ دو روپیہ ۲
حبوب جوانی	مولد جوہر حیات قیمت پچاس گولیاں پانچ روپے ۵	تریاق کبیر	فوری علاج قیمت بڑی شیشی تین روپے ۳ درمیانی شیشی ڈیڑھ روپیہ چھوٹی شیشی ۱۲
حب جند	دماغی امراض اور ہسٹریا کیلئے بیحد مفید ہے قیمت یکصد گولیاں اٹھارہ روپے ۱۸	شباکن	ملیریا کی بہترین دوا قیمت یکصد قرص دو روپیہ ۲
حب مروارید عنبری	اعضائے رئیسہ کیلئے بیحد مفید ہے۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے ۱۰	حب شفائی	پرانے اور باری کے بخاروں کے لئے قیمت یکصد گولیاں چار روپے ۴

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ہمارے مرکبات کا استعمال آپکو دیسی طب کے متعلق اپنا نقطۂ نگاہ بدلنے پر مجبور کر دیگا

اکسیر اٹھرا اعلیٰ درجہ کے اجزا سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت مکمل کورس بیس روپے

اکسیر نرینہ اولاد حضرت خلیفہ اول کا نسخہ عمدہ اجزاء سے تیار کیا گیا ہے۔ مکمل کورس قیمت بیس روپے

اکسیر جگر مشین سے بنی ہوئی گولیاں مرکب افسنتین تین روپے سینکڑہ مشین سے بنی ہوئی گولیاں۔ تین روپیہ سینکڑہ۔ صندل بوڈو کی مشین سے بنی ہوئی گولیاں۔ ایک روپیہ سینکڑہ

نمک سلیمانی:۔ قیمت فی چھٹانک بارہ آنے

فوری علاج گھریلو طبیب:۔ قیمت فی شیشی اڑھائی روپے۔ پانچ روپے۔ نمونہ آٹھ آنہ

جریان کی مجرب دوائیں:۔ مختلف قیمتیں ہیں۔ اور نہایت زود اثر دوائیں ہیں:۔

لعوق سپستان:۔ کھانسی اور زکام کے لئے مفید ہے۔ قیمت بارہ آنے چھٹانک

لبوب کبیر:۔ آٹھ روپے چھٹانک۔ نہایت مقوی معجون ہے۔

معجون کچلہ:۔ جوڑوں کے درد کے لئے:۔ چار روپے شیشی

معجون برشعشا:۔ خوراک ایک تی۔ کستوری اور زعفران والی دو دو روپے شیشی

حب ایارج فیقرا:۔ ڈیڑھ روپیہ تولہ۔ سر کی تمام امراض کے لئے اکسیر ہے:۔

حب شفا۔ حب تنکار۔ حب جدوار اور نزلہ و زکام کی مجرب دوائیں اور اچھی قیمتیں

مفید الاطفال دو دو روپے شیشی

تریاق الاطفال بچوں کی تمام امراض کی اکسیر دوا۔

تمام اقسام کے کشتہ جات۔ جواہرات۔ یاقوت۔ عقیق۔ مرجان کہربا۔ نیلم۔ پکھراج۔ فیروزہ نہائت خالص کستوری اور اعلیٰ درجہ کا زعفران وغیرہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان!

رعائت ہو تو ایسی

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۶ء سے اکتیس ۳۱ دسمبر ۴۶ء تک طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ کے نہائت مفید اور زود اثر مرکبات میں سے جو اصحاب یکمشت بیس روپے کی دوائیں طلب فرمائیں گے اُنہیں پانچ روپے کی ادویہ مفت دی جائیں گی۔ صرف اکسیر اٹھرا اور سونے کی گولیاں رجسٹرڈ حب جواہر مہرہ عنبری اور زوجام عشق کلاں پر اصل قیمت پر ساڑھے بارہ فیصدی کمیشن دیا جائے گا یعنی بیس روپے کی گولیوں کے خریدار کو اڑھائی روپے کی گولیاں مفت دی جائیں گی۔

اصلی قیمتیں

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ اور حب جواہر مہرہ عنبری ایک روپیہ کی چار عدد اور زوجام عشق کلاں ایک روپیہ کی پانچ گولیاں تفسیر کبیر دتیسواں پارہ کا نصف اول) بھی مقابلۃً رعائتی قیمت پر ملے گی:۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

جناب سول سرجن صاحب المورہ یو۔پی

کی بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔ کچھ دن پیشتر میں نے اور میری ہمشیرہ نے آپ کی بواسیری گولیاں استعمال کیں۔ بہت فائدہ ہوا خونی بواسیر کیلئے آپکی گولیاں اکسیر ہیں بواسیری ایکماہ کا کورس آٹھ روپے

نوٹ:۔ تفسیر کبیر (تیسویں پارہ کا جزو اول) مقابلۃً رعائتی قیمت پر ملے گی:۔

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

جناب چوہدری انور حسین خانصاحب ملک

بی اے ایل ایل بی وکیل

تحریر فرماتے ہیں۔ آپکی سونے کی گولیاں بیحد مفید ثابت ہوئیں مجھے پیشاب میں چونہ آنے کی شکائت تھی اور کثرت کام کی وجہ سے تھکن اور کمزوری سی محسوس ہونے لگتی تھی۔ یہ اکسیر مرکب بہت نافع ثابت ہوا! سونے کی گولیاں ایکماہ کا کورس چودہ روپے دو ہفتے کا کورس ساڑھے سات روپے

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

قادیان میں جائداد کی خرید و فروخت

جو اصحاب قادیان اور اس کے گرد و نواح میں زمین یا مکان وغیرہ خرید نا یا فروخت کرنا چاہیں وہ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں انشاء اللہ انہیں ہر قسم کی سہولت اور حفاظت رہیگی

خاکسار :- مرزا بشیر احمدؐ

قابل توجہ موصی صاحبان

جو فوجی ملازم فوج سے ڈسچارج یا ریلیز ہوتے ہیں ان کو اس وقت جتنی رقم ملتی ہے۔ اس ساری رقم پر فوراً حصہ ادا کرنا چاہیئے۔ بعض لوگ اس میں سستی سے کام لیتے ہیں،

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

چاقو

ہاگورا کے بہترین جیبی چاقو!

وزیرآباد کی انڈسٹری کا نچوڑ۔ اصلی اور اعلےٰ سٹیل سے بہترین کاریگروں کے بنائے ہوئے ہر چاقو کی گارنٹی "سٹیل خراب نکلنے پر استعمال شدہ واپس"

اپنی طرز کا پہلا صرف بہترین جیبی چاقوؤں کا کارخانہ :-

ایجنٹ افضل برادرس قادیان

قادیان کے سب دوکانداروں سے خریدیں

قیمت فی چاقو پیتل دستہ ایک روپیہ
فینسی لکڑی کا دستہ ایک روپیہ دو آنے
اکٹھے چھ چاقو منگانے پر خرچ ڈاک پارسل معاف۔ دوکانداروں کو تھوک نرخ اور مال فری ڈوری تھا بورڈ نما پوسٹر اور فری سیمپل

ہاگورا ورکس (پاکٹ نائف سپیشلسٹ) وزیرآباد پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صنعتی نمائش

جیسا کہ اخبار الفضل میں اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ اس سال بھی حسب معمول جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش ہوگی اس میں قومی صنعت کے فروغ کا پروگرام ہے۔ صنعتی اداروں کے لئے یہ ایک قیمتی اور نادر موقعہ ہے لہٰذا ان کو اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی صورت کرنی چاہیئے کیونکہ اس میں خریدنے والے اور بیچنے والے دونوں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ دوستوں سے ہر قسم کے تعاون کی درخواست ہے۔ دیہاء الحق، وکیل الصنعت والحرفت تحریک جدید قادیان (م)

ہماری مصنوعات صنعتی نمائش میں بھی مل سکیں گی

دی پاؤنیر انڈسٹریز قادیان

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ایک ۱ ا انچ ۲ دو کا ج

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں احباب اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ساتھ لائیں تاکہ رحانیت کا نظارہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں اور اسکے علاوہ مزدوروں کے کارخانہ کی بنی ہوئی بہترین سام ٹارچ جسکی دھوم تمام ہندوستان میں ہے

سام روزٹ اینڈ کمپنی قادیان!

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

مستند حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ تقریر مورخہ ۱۳ / اکتوبر ۱۹۴۶ء بمقام پارک روڈ نئی دہلی اخبار (الفضل ۱۶ نومبر ۱۹۴۶ء) میں بھی طالب علم تھا عبد الرحمٰن صاحب کاغانی مرحوم جن کا اخبارات میں اٹھرا کی گولیوں کا اشتہار چھپا کرتا تھا۔ وہ بھی طالب علم تھے۔ وہ مجھ سے پہلے سے پڑھ رہے تھے۔ اس لئے وہ مجھ سے سینئر تھے۔ ہم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے طب پڑھتے تھے۔ یہی وہی اٹھرا کی گولیاں بنام محافظ اٹھرا گولیاں عبد الرحمٰن کاغانی کے اپنے قدیمی قائم کردہ دواخانہ رحمانی میں ۱۹۱۰ء سے خالص اجزاء کے مطابق تیار کی جاتی ہیں۔ جن کے گھر یہ موذی مرض اٹھرا لاحق ہو۔ وہ فوراً محافظ اٹھرا گولیاں منگوا کر اپنے گھر استعمال کرائیں :- قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپیہ

مینیجر حکیم حاذق عبد القدیر کاغانی (سندیافتہ)
پسر عبد الرحمٰن کاغانی قادیان

باجازت نظارت امور عامہ

جائداد کی خرید و فروخت کے متعلق مجھ سے خط و کتابت کریں

قریشی محمد مطیع اللہ قریشی منزل دار العلوم قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۰ دسمبر۔ ڈاکٹر خانصاحب وزیر اعظم سرحد پنڈت نہرو کی طرف سے خاص دعوت موصول ہونے پر دہلی آگئے ہوئے تھے۔ آج تیسرے پہر بذریعہ طیارہ واپس روانہ ہوگئے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ گروپ بندی کے سوال پر ہمیں کوئی پریشانی نہیں۔ صوبہ سرحد کا آئین پنجابیوں کی کثرت رائے سے پاس نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ لازماً سرحد کے نمائندوں کی رائے سے ہی پاس ہوگا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کیا یہ خیال درست ہے کہ آئندہ انتخابات میں سرحد میں مسلم لیگ برسر اقتدار آجائے گی۔ آپ نے کہا میں کوئی پیشگوئی نہیں کرسکتا۔ صرف اس قدر کہہ سکتا ہوں کہ انتظار کرو، اور دیکھو۔

کلکتہ ۲۰ دسمبر۔ بنگال گورنمنٹ نے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلے میں تیزاب پھینکنے اور چھرا گھونپنے کی واردات کی روک تھام کے لئے ایک نیا آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کے ماتحت پولیس کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ کسی گلی یا بازار کا اچانک محاصرہ کرکے مشتبہ اشخاص کی تلاشی لی جائے۔ اور انہیں گرفتار کرلیا جائے۔

کلکتہ ۲۰ دسمبر۔ مسٹر آصف علی کلکتہ سے دہلی روانہ ہوگئے ہیں۔ آپ گاندھی جی سے مشورہ حاصل کرنے کے لئے بنگال آئے ہوئے تھے۔

لاہور ۲۰ دسمبر۔ افسوس کہ آج صبح میاں عبد الحی صاحب سابق وزیر تعلیم حکومت پنجاب کئی دنوں کی علالت کے بعد انتقال فرما گئے۔

دہلی ۱۹ دسمبر۔ آئین ساز اسمبلی کے کانگرسی ممبروں نے فیصلہ کیا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو کی قرارداد پر رائے شماری ماہ جنوری تک ملتوی کردی جائے۔ اس قرارداد میں اسمبلی کے مقاصد کا اعلان کیا گیا ہے۔

قاہرہ ۱۹ دسمبر۔ مسٹر محمد علی جناح نے آج شاہ فاروق والئی مصر سے شاہی محل میں ملاقات کی۔ کل صبح آپ کراچی روانہ ہوجائیں گے۔ آپ نے ایک بیان میں کہا۔ اگر ہندوستان کے مسلمان حصول پاکستان میں ناکام رہے۔ تو مشرق وسطےٰ کے مسلمانوں کا وجود خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اگر ہندوستان میں ہندو امپیریلزم برسر اقتدار آگیا تو یہ ہمارے لئے اتنا ہی خطرناک ثابت ہوگا جتنا ماضی میں برطانوی امپیریلزم خطرناک ثابت ہوتا رہا ہے۔

لاہور ۱۹ دسمبر۔ پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۴۷ء میں جو پرائیویٹ امیدوار انٹرمیڈیٹ اور بی اے کے امتحانات میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ اب ۳۰ دسمبر ۱۹۴۶ء تک امتحان میں داخلہ کیلئے درخواستیں بھیج سکتے ہیں۔

ڈربن ۱۹ دسمبر۔ جنوبی افریقہ کی یونین کے وزیر اعظم جنرل سمٹس نے اتحادی اسمبلی میں ہندوستان کی طرف سے پیش کردہ شکایت کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ جنوبی افریقہ میں رنگ اور نسل کے نام نہاد امتیازات کے بارے میں انتہائی افسوسناک غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہیں ہندوستان کی شکایت ان بنیادوں پر ضرب کاری کی حیثیت رکھتی ہے جن پر اتحادی اسمبلی کی عمارت چارٹر کے ماتحت استوار کی گئی ہے۔

کیمبرج ۱۹ دسمبر۔ بہار کے ایک مسلمان نوجوان مسٹر اکبر امام کیمبرج یونیورسٹی مجلس کے صدر منتخب ہوئے ہیں آپ پہلے مسلمان ہیں جنہیں یہ عہدہ ملا ہے۔

لکھنو ۱۹ دسمبر۔ لکھنو میں ایک ملٹری ٹریننگ کالج کھولا جا رہا ہے جس کا نام مسٹر سبھاش چندر بوس کے نام پر رکھا جائے گا۔ اس کالج میں ہر سال پندرہ سو نوجوانوں کو افسروں کی ٹریننگ دی جائے گی۔

چٹاگانگ ۱۹ دسمبر۔ مسلم چیمبر آف کامرس چٹاگانگ کی طرف سے وزیر اعظم بنگال کو ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ برما کے ایک علاقہ کو بنگال میں شامل کردیا جائے

وزیر اعظم نے کہا۔ اس تجویز کا تعلق برطانوی اور برمی حکومت سے ہے۔ لیکن آپ کو اس ضمن میں مضبوط رائے عامہ پیدا کرنی چاہیئے۔

نئی دہلی ۱۹ دسمبر۔ ریاست ٹراونکور کے دیوان سر سی۔ پی راماسوامی آئر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر دستور ساز اسمبلی نے سراین گوپال سوامی آئنگر کی تجویز کے مطابق دینی کارروائی کو جاری رکھا تو ریاست ٹراونکور کے علاوہ اور بھی بہت سی ریاستیں اس دستور ساز اسمبلی سے کوئی تعلق قائم نہیں کریں گی۔

پیرس ۱۹ دسمبر۔ الجزائر میں گزشتہ چند دنوں کے دوران میں متعدد باشندوں کو سزائے موت دی جاچکی ہے۔ پیپلز نیشنل اسمبلی کے مسلم نائبین نے اس ظلم و تشدد کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ ان اشخاص کو عدالتوں نے اس الزام میں سزائیں دی تھیں کہ انہوں نے گذشتہ مئی میں فرانسیسیوں کے خلاف ایک بغاوت میں حصہ لیا تھا۔

لنڈن ۱۹ دسمبر معلوم ہوا ہے کہ سپین میں برطانوی سفارت خانہ کے ارکان جنرل فرانکو کی بجائے ملک میں نئی کولیشن گورنمنٹ قائم کرنے کیلئے امکانات پر غور کر رہے ہیں۔ برطانیہ سپین میں جمہوری نظام حکومت کے قیام کے لئے سپین کے اندر اور سپین سے باہر پورا دباؤ ڈال رہا ہے۔

بمبئی ۱۹ دسمبر۔ چھرے گھونپنے کی چار وارداتیں ہوگئیں۔ زخمیوں میں سے ایک شخص بعد ازاں مر گیا۔ اس سلسلے میں بیس گرفتاریاں ہوچکی ہیں۔ چھرے گھونپنے کے پانچ مزید واقعات کی اطلاعیں مختلف علاقوں سے موصول ہوئی ہیں۔

واشنگٹن ۱۹ دسمبر۔ حکومت امریکہ کے صدر نے چین کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے اس امر کی توثیق کردی کہ امریکہ جنرلیسمو چیانگ کائی شک کی حکومت کی مدد کرے گا۔

اورنگ آباد ۱۹ دسمبر آج اورنگ آباد میں پہلی دفعہ تیزاب پھینکنے کی ایک واردات ہوئی۔ جس سے ایک نوجوان شدید مجروح ہوا۔

لائل پور گندم دڑہ ۹/۱۰/۔ گندم ۵۹۱ گندم ۹/۱۴/۰۔ گڑ بنیا ۱۹ تا ۲۴ روپے شکر نبی ۲۱ تا ۲۵ روپے۔ گھی خالص ۱۹۱/۹/۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے لئے سپیشل گاڑیوں کا انتظام

قادیان آنے کیلئے سپیشل گاڑیاں

جلسہ سالانہ کے ایام میں معمولی گاڑیوں کے علاوہ ۲۵ اور ۲۶ دسمبر کو ہر روز دو دو سپیشل گاڑیاں امرتسر سے روانہ ہوں گی۔

پہلی گاڑی	روانگی از امرتسر	۳۵ — ۹	صبح
	آمد قادیان	۵ — ۱۱	″
دوسری گاڑی	روانگی امرتسر	۳۰ — ۳	بعد دوپہر
	آمد بٹالہ	۳۵ — ۴	″ ″

واپسی کے لئے

۲۸ دسمبر	روانگی قادیان	۰ — ۱۰	شب
	آمد امرتسر	۴۳ — ۱۱	″
	آمد لاہور	۱۰ — ۱	″
۲۹ دسمبر	روانگی از قادیان	۱۵ — ۹	صبح
	آمد امرتسر	۴۵ — ۱۰	″
دوسری گاڑی	روانگی از قادیان	۳۰ — ۴	شام
	آمد امرتسر	۰ ۶	″

ناظم استقبال جلسہ سالانہ